باب۔ 16

عبدیت

Servitude

- **تمہید:**

عبد کا لفظ تین معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔(1) بندہ(2) مطیع و فرمانبردار، (3) غلام۔ کون نہیں جانتا کہ غلام کا کچھ نہیں، کیوں کہ وہ خود اپنا نہیں بلکہ اپنے آقا کا ہے۔ جو غلام اپنے آپ کو آقا کی طرح آزاد سمجھتا ہے وہ باغی ہے۔ عاقل بندہ آقا کی اطاعت کرتا ہے۔ شب و روز کمر بندگی چست رکھتا ہے۔

عبد بمعنی اللہ کا بندہ، وہ ہے جو کسی چیز کا مالک نہ ہو۔ نہ ارادہ رکھتا ہو نہ فعل اس کا ہو اور نہ کوئی خواہش ہی اس کے دل میں ہو۔ اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کے افعال و صفات سب بالذات یعنی its own ہیں اور بندے کی ذات اور اس کے افعال و صفات سب بالعرض یعنی dependant ہیں۔ بندے کی اسی احتیاج یا dependency کا دوسرا نام بندگی یا عبدیت ہے۔

- **ایمان و یقین:**

عبدیت کی ابتدا ایمان سے ہوتی ہے۔ قرآن مجید میں ہے،وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ.یعنی اور اے پیغمبر جب میرا کوئی بندہ میری نسبت تم سے دریافت کرے تو میں اس کے پاس ہوں، جب وہ پکارتا ہے تو میں اس کی پکار سنتا ہوں اور اس کی بات پر لبیک کہتا ہوں، تو انھیں بھی چاہیے کہ میرا کہا سنیں اور مجھ پر ایمان رکھیں تاکہ وہ راہِ مراد پائیں، (البقرۃ:186)۔ ایمان کے معنی ہیں یقین کرنا۔ اگر دل میں یقین ہے اور اطاعت و فرماں برداری نہ ہو تو یہ ایمان کیا کام آسکتا ہے؟ ایسے یقین سے فائدہ! ایسے میں اللہ کے پاس نہ ایمان مقبول ہے نہ اسلام۔

عبدیت کے لیے یقین کا ہونا بھی ضروری ہے۔ یقین کے تین درجات ہیں۔(1) علم الیقین (2) عین الیقین (3) حق الیقین۔ ایک شخص نے آگ کو دیکھا اور سمجھ گیا کہ یہ جلانے والی چیز ہے، یہ علم الیقین ہے۔۔۔ پھر اس نے کسی شئے کو جلتے دیکھا، یہ اس کا عین الیقین ہے۔۔۔ پھر اس نے آگ کو ہاتھ لگایا، اس کا ہاتھ جلنے لگا، یہ حق الیقین ہے۔۔۔ اگر آگ میں ہاتھ ڈال کر خود اس کا ہاتھ آگ کی طرح مشتعل ہو گیا ہو، تو یہ حق الحق ہے۔

Siddiqui Publications

- **عبدیت :**

عبدیت میں اطاعت اور فرمانبرداری اور اپنی نیستی، یعنی نہ ہونے، کو سمجھنا اور اس کو دریافت کرنا اصلِ عظیم ہے، روحِ یقین ہے، جانِ ایمان ہے۔ اس کی ابتدا ایمان سے ہوتی ہے۔ راستے میں تقویٰ اور ولایت ملتے ہیں۔ جب کہ "خاص حضرات "یعنی" Specials " کو نبوت اور رسالت بھی ملتی ہے۔ بڑی ہی نادانی ہو گی اگر کوئی اپنی ناقص عبدیت کا پیغمبروں کی عبدیت سے مقابلہ کرے۔ صوفیہ کرام کے پاس تو اللہ کا اصل بندہ یعنی حقیقی" عبداللہ "ایک ہی ایک ہے۔ وہی محمدؐ ہے، وہی رسول ہے، وہی حبیب اللہ ہے۔

'عبداللہ' اپنی ذات اور صفات دونوں کو کھو دیتا ہے۔ بندے پر جس وقت یہ کھل جائے کہ میں خود سے کوئی بھی کام نہیں کر سکتا اور نہ وہ فعل ظاہر ہو سکتا ہے جب تک کہ اللہ تعالیٰ میرے اس کام کو 'کُن' کا حکم نہ دے دے، تو یہ Annihilation Of Acts یعنی فنائے افعال ہے۔۔۔ اور جب یہ بات منکشف ہو جائے کہ میرے تمام صفات و کمالات ذاتی نہیں بلکہ صرف اسمائے الٰہی کے اظلال یعنی Reflections ہیں، چاند لاکھ چمک دمک دکھائے مگر ہے بذاتہٖ تاریک، یہ اصل میں سورج کا نور ہے جو اس میں سے تاباں ہے، تو یہ Annihilation Of Attributes یعنی فنائے صفات ہے۔۔۔ اور جب بندے پر یہ منکشف ہو جاتا ہے کہ میری ذات بھی 'بالذات' نہیں، میں وجود نما عدم یعنی Nonexistent ہوں، جیسے کہ پیتل پکارتا ہے کہ میں تو تانبے اور جست کی نمائش ہوں لیکن میں خود کہاں ہوں؟ تو یہ Self Annihilation یعنی فنائے ذات ہے۔

Siddiqui Publications